بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ (چیز) ہی قبول فرماتا ہے، بلاشبہ اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ پیغمبروں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور عام مومنوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ۔ اس کے بعد آپ ﷺ حرام مال کھانے کی وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک ایسا شخص جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، بدن پر غبار اٹا ہو، اور وہ اسی حالت میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب دعا کرتا ہو، حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کی غذا حرام، تو پھر اس کی دعا کیسے قبول کی جائے گی؟

(رواہ مسلم فی کتاب الزکاۃ :باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها /رقم/ ۱۰۱۵) یعنی اس کی دعا نہیں قبول کی جائے گی حدیث میں لفظ أنیٰ استعمال کیا گیا ہے جو استبعاد اور محال کے لئے ہے۔

دعا کی قبولیت اور عدم قبولیت کے اسباب:

اس حدیث میں دین کے بہت اہم اور ضروری مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے، صدقہ کے لئے پاک مال ہی قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں، ان کا دامن ان باتوں سے پاک ہے جو وہ بکتے ہیں﴾ (سورۃ النور/۲۶)

ایک اور جگہ پر ارشاد ہے: ﴿ اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیبُ وَالعَملُ الصَّالِحُ یَرفَعُہ﴾

پاکیزہ باتیں اسی کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں اور ایمان کے مطابق عمل انکو اٹھاتا ہے (سورہ/ فاطر/۱۰)

اللہ تعالیٰ اعمال وصدقات اسی وقت قبول فرماتا ہے جب وہ تمام قسم کے نقائص وعیوب اور ریاکاری وحرام کی آمیزش سے پاک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قُل لَایَستَوِی الُخَبِیثُ وَ ا لطَّیبُ وَلَویُعجبک کَثرَۃُ الخُبِیثِ﴾

آپ ان سے کہئے کہ پاک اور ناپاک ایک جیسے نہیں ہو سکتے، خواہ ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی معلوم ہو (سورۃ المائدۃ ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ نے مومن کو طیب سے تشبیہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿الَّذِینَ تَتوَفَّاھُمُ الُمَلا ئِکۃُ طَیِّبِینَ یَقُولُونَ سَلام عَلیکُم﴾

جو پاک سیرت ہوتے ہیں فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں: تم پر سلام ہو (سورۃ النحل/۳۲)

ابوعبداللہ الناجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ اعمال قبول کیئے جاتے ہیں۔

۱۔اللہ عزوجل پر ایمان،

۲۔حق کی معرفت،

۳۔اوراللہ کے لئے اخلاص،

۴۔اورسنت پرعمل۔

۵۔رزق حلال کا اہتمام

اگران میں سے کوئی ایک چیز بھی نہیں پائی گئی توعمل نہیں قبول کیا جائے گا۔اس لئے کہ اگر تم اللہ کو پہچان کرحق نہ پہچان پاؤتو کوئی فائدہ نہیں،اسی طرح اگرحق مل جائے مگر اللہ کو نہ پہچان پاؤ تو کوئی فائدہ نہیں،اللہ کو پہچان جاؤ،حق بھی مل جائے مگرنیتوں میں خلوص نہ ہوتو بھی بے کار ہے۔اگراللہ کی معرفت حاصل ہو،حق کی دولت میسر ہو،نیت بھی خالص ہو،لیکن سنت کی موافقت نہ ہوتو بھی وہ عمل فائدہ نہ دے گا،اگر یہ چاروں چیزیں پائی جائیں لیکن رزق حلال کا اہتمام نہ ہوتو بھی کوئی فائدہ نہیں۔

حرام مال کاصدقہ: حرام مال سے دیا ہوصدقہ قابلِ قبول نہیں،جیسا کہ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے صلاۃ نہیں قبول کرتا ہے،اورخیانت کے مال کا صدقہ نہیں قبول کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ۲۲۴)

اگرکوئی شخص چوری کرنے کے بعد اس میں سے صدقہ ادا کرے،یارشوت،سود،غبن،اور ہڑپ کئے ہوے مال سے کسی دینی ادارے کی مدد کرے،یا کسی مسجد کی تعمیر کرے،یااس کی تعمیر میں حصہ لےتواس کا یہ صدقہ قابلِ قبول نہیں ہوگا۔جیسا کہ مذکورہ حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

حرام مال کے صدقہ کی دوصورتیں: پہلی صورت یہ ہے کہ خائن (خیانت کرنے والا) یا غاصب (مال غبن کرنے والا) وغیرہ اس مال سے صدقہ کرے تو حدیث میں ایسے صدقہ کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ قابلِ قبول نہیں ہے، بلکہ دوسرے کے مال سے تصرف کرنے کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوگا۔اس کی وجہ سے اس کے مال کے مالک کو بھی اجر نہیں ملے گا اس لئے کہ اس نے صدقہ کی نیت نہیں کی تھی۔

زید بن اخنس الخزاعی نے ایک مرتبہ سعید بن مسیّب سے پوچھا کہ: مجھے کوئی گری پڑی چیز ملے تو کیا میں اس مال کوصدقہ کردوں؟ سعید بن مسیّب نے جواب دیا کہ اس صدقہ پر نہ تمہیں اجر ملے گا نہ مال والے کو۔اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اعلان سے پہلے اگر یہ صدقہ کیا جائے تو قابلِ قبول نہیں ہے۔اسی طرح اگرذمہ داریا کسی بھی ادارہ کا سرپرست اگر بیت المال کے پیسہ سے لوگوں کے منافع کی کوئی چیز بنائے یا مسجد یا مدرسہ کی تعمیر کرے تواس کا یہ عمل بھی قابلِ گرفت ہوگا،اس پر اسے کوئی اجر نہیں ملے گا،ایسا اس وقت ہوگا جب وہ مسلمانوں کے بیت المال سے ان کی مرضی کے بغیر مال لے لےاوراسی میں سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے،اور کچھ کا کوئی دینی کام بھی کرجائے۔جیسا کہ آج کل بیشتر **چندا** وصول کرنے والوں کا معمول بن گیا ہے۔

۲۔دوسری صورت یہ ہے کہ غصب اورغبن کرنے والا اعلان کے باوجود صاحبِ مال کو نہ پائے تواسے چاہے تواس مال کواس کے ورثہ پرخرچ کرے۔اکثرعلماء کے نزدیک یہ صورت جائز ہے۔ویسے اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ رشوت،چوری یا غبن اوراس قسم کے مال کے مالک کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت مل جائے تو وہ اس مال کوصدقہ کردے،اس لئے کہ مال کا ضیاع شریعت میں جائز نہیں ہے۔اوراس کا ثواب اس کے مالک کو آخرت میں ملے گا۔

دعا کے آداب: اس حدیث میں دعا کا طریقہ اور اس کے آداب اور دعا کی قبولیت کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ذیل کی حدیث میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی دعاؤں کی قبولیت میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے

۔۱۔مظلوم کی دعا ۔ ۲۔مسافر کی دعا ۔ ۳۔اور والد کی اپنے بچّے کے لئے بد دعا ۔

(اخرجہ البخاری فی الأدب المفرد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ واحمد وصححہ الألبانی)

قبولیت دعا کے اسباب

(۱) لمبا سفر: مسافر کی دعا کی قبولیت کا سبب یہ ہے کہ جب وہ سفر کرتا ہے تو اجنبی ہوتا ہے، پریشان حال اور انتہائی عاجزی کے عالم میں ہوتا ہے چنانچہ ایسے عالم میں کی گئی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

(۲) عاجزی و انکساری: لباس میں گرد وغبار کے آثار اور عاجزی وانکساری بھی دعا کی قبولیت کا سبب ہے،حدیث میں وارد الفاظ أشعث أغبر سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے لباس اور اپنی شکل کا نہیں بلکہ دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔نبی کریم ﷺ جب استسقاء میں نکلتے تو انتہائی خشوع اور عاجزی کی حالت میں نکلتے تھے۔

(۳) ہاتھ اُٹھاکر دُعا کرنا: یقیناً اللہ تعالیٰ بہت لاج رکھنے والا اور کرم والا ہے جب کوئی آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سامنے پھیلاتا ہے تو وہ شرم محسوس کرتا ہے کہ اس کو نامراد یا خالی لوٹائے۔(صحیح الجامع) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانا،اس لئے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مسنون ہے،جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ ﷺ جب استسقاء میں نکلتے تو دعا کے وقت اس قدر ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔بدر کے دن جب ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی تو آپ کی چادر نیچے گر پڑی۔

(٤) اِصرار: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ذکر اور اپنی عاجزی کا بیان کر کے اللہ سے مانگے تو دعا قبول ہوتی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ اصرار کے ساتھ چار بار کہتا ہے یارب یارب! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،میرے بندے میں حاضر ہوں،مانگ تجھے دیا جائے گا؟ (أخرجہ البزار)

خصوصاً دعا کے وقت ان الفاظ میں دعا کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَّ فِي الآخِرةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے،اور آخرت میں بھی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ سورۃ البقرۃ(۲۰۱)

﴿رَبنا لا تؤاخذنا ان نَسينَا أو أخطانارَبنا وَ لا تحمل عَلينا اصرا

كما حَمَلْتَهُ عَلى الَّذِينَ مِنْ قَبلِنا رَبَّنا وَ لا تُحَمِّلنَا مَا لا طَاقةَ لَنابِهِ﴾

اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرنا! اے ہمارے رب ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا،اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم پر نہ ڈال،ہم سے درگزر فرما۔

(سورۃ البقرۃ ۲۸۶)

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ﴾

اے ہمارے رب! ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ بنا۔ (سورۃ آل عمران ۸)

(۵)۔رزق حلال کا اہتمام: جیسا کہ اس حدیث میں اس کا مکمل بیان ہے۔

مسائل: اس حدیث سے فقہ اسلامی کے بہت سارے مسائل مستنبط ہوتے ہیں، جن میں سے چند کا تذکرہ حسب ذیل ہے۔

۱۔طیب اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۲۔اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے۔

۳۔اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے نیاز ہے وہ صرف پاکیزہ چیزیں ہی پسند فرماتا ہے۔

۴۔رسول ﷺ کی اتباع لازم ہے۔

۵۔انسان کو حلال روزی کا اہتمام کرنا چاہئے اور دوسروں کو اس پر اُبھارنا چاہئے۔

۶۔بلا کسی مجبوری حلال اشیاء ترک کر دینا ناپسندیدہ ہے۔

۷۔لوگوں کو انکے معیار کے لحاظ سے تعلیم دی جائے گی، اور اسی لحاظ سے عمل کا حکم دیا جائے گا۔

۸۔مکروفریب، اور استہزاء یہ پاکیزہ اوصاف نہیں ہیں۔

۹۔مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۰۔بندے کا اصل میزان تقویٰ ہے۔

۱۱۔سفر کی وجہ سے پراگندی، اور گردآلود ہونا قبولیت دعا کا سبب ہے۔

۱۲۔دنیا میں زہد اختیار کرنا چاہئے۔

۱۳۔دعا صرف اللہ سے کرنی چاہئے، اولیاء اور بزرگوں کا واسطہ طلب کرنے کے لئے ان کی قبروں پر جانا شرک ہے۔

۱۴۔اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۱۵۔اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پر ایمان لانا چاہئے۔

۱۶۔دعا میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا واسطہ طلب کرنا چاہئے۔

۱۷۔قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا بار بار کرنی چاہئے۔

۱۸۔حرام کھانے سے بچنا چاہئے۔

۱۹۔حرام روزی دعا کی قبولیت سے محروم کر دیتی ہے۔

اعداد

انصار زبیر محمدی

داعية بمكتب الدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالجبيل